Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Qur'anic Interpretation and Psychological Dimensions of Human Sensory Attributes (Hearing and Sight): An Analytical Study of Mufti Muhammad Shafi Usmani's Exegetical Views in Ma'ariful Qur'an

انسانی حسی اوصاف (سمع وبصر) کی قرآنی تعبیر اور نفسیاتی جہات: معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کی تفسیری آراء کا تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1.Fozia (Corresponding Author)
Ph.D Scholar, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan. **foziak355@gmail.com**

2.Dr. Tasawar Hussain
Lecturer, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan. **Taswar.hussain@iub.edu.pk**

Citation

Fozia and Dr. Tasawar Hussain." Qur'anic Interpretation and Psychological Dimensions of Human Sensory Attributes (Hearing and Sight): An Analytical Study of Mufti Muhammad Shafi Usmani's Exegetical Views in Ma'ariful Qur'an." *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 762–775.

Submission Timeline

Received: Mar 25, 2025
Revised: April 12, 2025
Accepted: May 02, 2025
Published Online: May 22, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Qur'anic Interpretation and Psychological Dimensions of Human Sensory Attributes (Hearing and Sight): An Analytical Study of Mufti Muhammad Shafi Usmani's Exegetical Views in Ma'ariful Qur'an

انسانی حسی اوصاف (سمع وبصر) کی قرآنی تعبیر اور نفسیاتی جہات: معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کی تفسیری آراء کا تحقیقی مطالعہ

☆ فوزیہ ☆ ڈاکٹر تصور حسین

Abstract

The Holy Qur'an presents human sensory attributes as vital instruments for understanding reality, shaping behavior, and guiding spiritual development. Among these, hearing (sam') and sight (basar) are emphasized not only as physical faculties but as moral and spiritual responsibilities. Mufti Muhammad Shafi Usmani, in his exegetical masterpiece Ma'ariful Qur'an, interprets these sensory attributes as divine gifts meant to be used for the pursuit of truth, faith, and obedience to Allah, rather than for negligence or deviation. His interpretive insights link Qur'anic verses with theological, ethical, and social dimensions, highlighting how neglecting the rightful use of hearing and sight leads to spiritual blindness and moral decline. Modern psychology, on the other hand, views sensory attributes as fundamental to human cognition, emotional development, and social interaction. Research in cognitive psychology and neuroscience demonstrates how hearing and sight affect memory, learning, decision-making, and personality formation. This study critically juxtaposes Mufti Usmani's interpretative views with psychological theories to present a holistic framework where Qur'anic guidance and scientific findings complement one another. The analysis demonstrates that the Qur'an's spiritual insights regarding sam'and basar offer timeless principles for cultivating awareness, discipline, and moral integrity. Moreover, integrating Qur'anic teachings with modern psychology enriches educational, therapeutic, and ethical practices, thus addressing the challenges of contemporary societies. This interdisciplinary study concludes that a balanced integration of revealed knowledge and human sciences can foster self-awareness, social harmony, and spiritual refinement in a morally challenged world.

Keywords: Qur'anic Interpretation, Sensory Attributes, Hearing and Sight, Mufti Shafi Usmani, Psychology, Interdisciplinary Study

تعارف موضوع

قرآن مجید ایک ہمہ جہت اور جامع ہدایت نامہ ہے جو انسان کی جسمانی، روحانی، اخلاقی اور معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان فطری نعمتوں میں جن سے انسان کو نوازا گیا ہے، حسی اوصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اوصاف انسان کو اپنے ماحول کو سمجھنے، معلومات حاصل کرنے، شعور بیدار کرنے اور زندگی کے مختلف تجربات سے سیکھنے کے قابل بناتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اوصاف "سمع" اور "بصر"

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم القرآن، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولپور، پاکستان۔
☆ لیکچرر، شعبہ علوم القرآن، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولپور، پاکستان۔

ہیں۔ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر ان دونوں صفات کا ذکر نہ صرف جسمانی قوتوں کے طور پر کیا ہے بلکہ انہیں ایمان، اطاعت اور شعورِ حق کے ساتھ جوڑا ہے۔ سماعت اور بصارت کا مقصد صرف آواز سننا اور منظر دیکھنا نہیں بلکہ ان کے ذریعے ہدایت کو قبول کرنا اور سچائی کو سمجھنا ہے۔ اگر یہ اوصاف اپنے اصل مقصد کے لیے استعمال نہ ہوں تو قرآن انہیں بے کار اور غیر مؤثر قرار دیتا ہے۔ جدید نفسیات بھی انسانی حواس کو شخصیت سازی، جذباتی توازن اور سماجی روابط کی بنیاد سمجھتی ہے۔ بصارت اور سماعت یادداشت، فیصلے اور سیکھنے کے عمل پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ اس طرح قرآن اور نفسیات دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حسی اوصاف کا درست استعمال انسان کی فکری و اخلاقی بلندی اور روحانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔

مبحث اول: مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا تعارف

مفتی محمد شفیعؒ کا شمار برصغیر کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے آپکے والد مولانا محمد یاسینؒ بھی ہندوستان کے بڑے علماء میں سے تھے مفتی محمد شفیعؒ کا آبائی وطن یوپی کا مشہور ترین قصبہ "دیوبند" ہے آپکی ولادت اسی قصبہ میں 20 شعبان 1897 میں ہوئی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے بعد مروجہ حساب، فنون اور مروجہ فارسی کتب اپنے والد محترم اور چچا مولانا منظور احمد سے پڑھیں سولہ سال کی عمر میں دار العلوم دیوبند کے درجہ عربی میں داخل ہوئے 1918ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ [1]

1۔ تدریس کی ابتداء اور باطنی تعلق

ممتاز درجے سے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ نے آپ کو دار العلوم میں ہی تدریس سپرد فرمائی اساتذہ نے اپکی انتھک محنت کو دیکھتے ہوئے اپکو دورہ حدیث کے اساتذہ میں شامل کر دیا۔ ابتداء میں آپ کا تعلق شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے تھا پھر انکی وفات کے بعد حکیم الامت مولانا اشرف تھانویؒ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے 1932ء میں مجاز بیعت قرار پاکر ان کے علمی، روحانی اور سیاسی جانشین بنے۔ [2]

الغرض آپ نے قانون، دستور، معاشیات، تاریخ اور لغت جیسے موضوعات پر بیش قیمت کتابیں تالیف کی ہیں آپکے تحریری فتاویٰ کی تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے جو شرعی فیصلے زبانی دیے ان کی تعداد بھی لگ بھگ اتنی ہی ہے ریڈیو پاکستان سے سالہا سال درس و تدریس قرآن کا نشری سلسلہ اس کے علاوہ ہے۔

2۔ تصانیف: آپؒ نے درس و تدریس اور خدمت افتاء کے علاوہ قرآن و حدیث، فقہی مسائل، تصوف اور اصلاح جیسے اہم موضوعات پر بے شمار کتابیں و دینی تصانیف مرتب کیں آپکی تصانیف کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے آپ کی تصانیف میں " معارف القرآن " کو اہم حاصل ہے یہ تفسیر آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

3۔ سیاسی خدمات اور وفات

آپ نے اپنے طبعی میلان کے خلاف صرف اسلام اور مسلمانوں کی اہم دینی ضرورت کی وجہ سے سیاست میں عملی طور پر حصہ لیا چنانچہ مجاہدین بلقان کے لیے مالی امداد، دو قومی نظریے کی حمایت اور قیام پاکستان کے لیے سرگرم جدوجہد، قیام پاکستان کے بعد قرارداد مقاصد اور اسلامی دستور کی ترتیب میں پیش پیش رہے۔ آپ نے 5 اکتوبر 1976ء بروز منگل دل میں سخت درد کے باعث وفات پائی۔ [3]

[1] Bukhari, Akbar Shah. *Famous Caliphs and Disciples of Mufti Muhammad Shafi.* (Karachi: Maktaba Darul Uloom, 2019), 45.

[2] Bukhari, Akbar Shah. *Akbareen Wafaq-ul-Madaris.* Lahore: Maktaba Rehmaniya, 2010., 130.

[3] Usmani, Rafi. *Life of the Grand Mufti.* Karachi: Idara-e-Islamiat, 2005, 24.

4۔ مفتی محمد شفیع کی تفسیری خدمات

مفتی محمد شفیع کو قرآن پاک سے شغف بچپن سے ہی تھا اس سلسلے میں خود ان کا کہنا ہے کہ قرآن سے ان کا تعلق اس وقت سے ہے جب سے ایمان اور اسلام سے شغف پیدا ہوا وہ اپنی کتاب "رسائل و مقالات مفتی اعظم" میں رقمطراز ہیں:

"جوں جوں عقل و فہم کو نشو و نما ملا کائنات عالم میں غور و فکر کی صلاحیت ملی اور توحید و رسالت پر یقین میں جلا پیدا ہوا اسی مناسبت سے قران کریم کے ساتھ شغف بڑھتا چلا گیا"[4]

قرآن پاک کی تفسیر لکھنا بہت بڑی سعادت ہے اس کے لیے صرف صاحب قلم اور صاحب علم ہونا کافی نہیں بلکہ صاحب ذوق ہونا شرط ہے مفتی محمد شفیع صاحب علم اور صاحب قلم ہونے کے ساتھ صاحب ذوق بھی تھے مفتی محمد شفیع نے روایتی تفاسیر سے ہٹ کر یہ خدمت انجام دی اور دوسروں سے اخذ کی ہوئی باتیں اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے حضرت تھانویؒ کی "بیان القرآن" اور بعض دیگر تفاسیر کی تسہیل کرکے انہیں نسبتا عام فہم انداز میں بیان کر دیا ہے اگرچہ "معارف القرآن" میں بے شمار مسائل و مباحث ایسے موجود ہیں جن سے "بیان القرآن" اور دیگر تفاسیر خالی ہیں چنانچہ مفتی تقی عثمانی اس حوالے سے رقمطراز ہیں:

"یوں تو دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے علاوہ آپ کو "جلالین" اور "بیضاوی" پڑھانے کی نوبت آئی اور ایک عرصے تک وہ دورہ تفسیر کے بعض اسباق تفسیر "ابن کثیر" وغیرہ بھی آپکے ذمے رہے لیکن اس زمانے میں آپکو خصوصی شغف فقہ اور فتاویٰ سے تھا پھر جب دار العلوم دیوبند سے مستعفی ہونے کے بعد مولانا اشرف تھانوی حکیم الامت نے "احکام القرآن" کا کام آپکے سپرد فرمایا تو اس زمانے میں تفسیر سے خصوصی اشتغال کی نوبت پیش آئی پھر ہجرت پاکستان کے بعد بھی مسجد باب الاسلام کراچی میں روزانہ اور ریڈیو پاکستان پر ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ رہا جو آخر کار "معارف القرآن" جیسی عظیم تفسیر کی شکل میں منظر عام پر آیا اس پورے زمانے میں قرآن کریم ہی آپکی دلچسپیوں کا غور و تدبر کا مرکز رہا"[5]

مفتی محمد شفیع عثمانی نے اپنی زندگی میں بے شمار علمی خدمات انجام دیں جن میں سب سے اہم آپ کا کام فقہ اسلامی اور تفسیر قرآن کے حوالے سے تھا۔ آپ نے "تفسیر معارف القرآن" جیسی عظیم تفسیر کی تصنیف کی، جو قرآن کی تفہیم میں ایک اہم ماخذ سمجھا جاتا ہے آپ نے "فقہ حنفی" پر بھی مختلف کتب لکھیں اور اسلامی فقہ کو جدید تقاضوں کے مطابق پیش کیا اس کے علاوہ آپ نے حدیث کی تعلیمات اور عقیدہ و ایمان کے حوالے سے بھی مفصل کتب تحریر کیں آپ کا ایک اور مشہور کام "فیصلہ شرعی" ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کے مختلف مسائل اور ان کے حل بتائے۔

مفتی محمد شفیع عثمانی (رحمت اللہ علیہ) کا شمار پاکستان کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے آپ نے اپنی علمی زندگی میں اسلامی فقہ، تفسیر، حدیث اور عقیدہ پر گہری تحقیق کی اور بے شمار کتب تحریر کیں آپ کی علمی خدمات اور فتوے آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں مفتی محمد شفیع عثمانی (رحمت اللہ علیہ) نے اپنی طویل علمی زندگی میں بے شمار کتابیں اور تحقیقی مقالات تحریر کیے ہیں آپ کی تصانیف دینی علوم کے مختلف شعبوں پر محیط ہیں جن میں فقہ، تفسیر، حدیث، اصول فقہ، اور عقیدہ شامل ہیں۔

مبحث دوم: قرآن وحدیث میں سمع وبصر کا تصور

---

[4] Mufti Muhammad Shafi Usmani, *Letters and Articles of the Grand Mufti*,(Maktaba Ma'rif-ul-Quran, Karachi 2018), 122

[5] Muhammad Shafi Usmani, *Letters and Articles of the Grand Mufti*, 134

قرآن پاک میں لفظ "سماعت "185 مقامات پر ذکر کیا گیا ہے جبکہ "بصارت "148 مقامات پر ذکر کیا گیا ہے جب بھی لفظ "سماعت "کا ذکر جاتا ہے اسکا اشارہ الفاظ اور آواز کو سننا اور ان معلومات کو پہچاننا ہوتا ہے جو سماعت ہم تک پہنچاتی ہے "بصارت "کا لفظ 88 مقامات پر جسمانی طور پر اجسام، روشنی اور تصاویر کو دیکھ کر پہچاننے کی طرف اشارہ کرتا ہے جبکہ باقی مقامات پر لفظ "بصارت "کائنات اور زندگی میں تدبر کرنے کی نصیحت کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو رب کائنات نے انسان کے لیے بنائی ہے بصارت اور سماعت قرآن پاک:

" سمع وبصر " قرآن پاک میں 38 مقامات پر اکٹھا استعمال ہوا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

"وَہُوَالَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَوَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْن"[6]

"اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (لیکن) تم کم شکر گزاری کرتے ہو"

"وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ"[7]

"اور ہم ہی نے زمین میں تمہارا ٹھکانہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے سامان معشیت پیدا کئے۔ (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو"

"وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ "[8]

"اور خدا ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل (اور اُن کے علاوہ اور) اعضا بخشے تاکہ تم شکر کرو"

"قُلْ ہُوَالَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَوَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ"[9]

"کہو وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم کم احسان مانتے ہو"

"اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَوَمَنْ يُّخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْـحَيِّ"[10]

"(تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے۔"

"مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ" [11]

"نہیں سن سکتے تھے اور نہ (تم کو) دیکھ سکتے تھے"

"اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا"[12]

"ہم نے انسان کو نطفہ مخلوط سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا

---

6 . Al-Mu'minun: 40:78
7 . Al-A'raf: 7:10
8 . The Bees:16: 78
9 . Al-Mulk:67: 33
10 . Yunus:10:31
11 . Hud:11:11.
12 . Al-Insan:76: 2

ان تمام مقدس آیات کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے لفظ "سماعت" کا ذکر بغیر کسی اشتناء کے "بصارت" سے پہلے کیا گیا ہے کیا اسکی کوئی خاص وجہ ہے؟ جسمانی طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایک بصری خلیہ دس لاکھ باریک ریشوں پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ ایک سمعی خلیہ تیس ہزار باریک ریشوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ بھی جانچا گیا ہے کہ حسی معلومات کا دو تہائی حصہ "بصارت" کے ذریعے حاصل ہوتا ہے بارہ فیصد معلومات "سماعت" سے حاصل ہوتی ہیں اور "بصارت" سے ستر فیصد معلومات حاصل ہوتی ہیں احادیث میں بھی ان حسیات کو بیان کیا گیا ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

"كُنّا مع النبيِّ ﷺ في سَفَرٍ، فَكُنّا إذا عَلَوْنا كَبَّرْنا، فَقالَ: ارْبَعُوا على أنْفُسِكُمْ، فإنَّكُمْ لا تَدْعُونَ أصَمَّ ولا غائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا، ثُمَّ أتى عَلَيَّ وأنا أقُولُ في نَفْسِي: لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلّا باللَّهِ، فَقالَ لِي: يا عَبْدَ اللَّهِ بنَ قَيْسٍ، قُلْ لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلّا باللَّهِ، فإنَّها كَنْزٌ مِن كُنُوزِ الجَنَّةِ، - أوْ قالَ ألا أدُلُّكَ به" الراوي: أبو موسى الأشعري "ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم اوپر جاتے تو اللہ اکبر کہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے آپ پر چار ہو جاؤ، کیونکہ تم پکارتے نہیں ہو۔ بہرے یا غائب: اور میں کہتا ہوں: اللہ کے سوا کوئی طاقت اور طاقت نہیں، پھر انہوں نے مجھ سے کہا: اے عبداللہ بن قیس، کہو: اللہ کے سوا کوئی طاقت اور طاقت ور نہیں ہے، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی: ابو موسیٰ اشعری قرَأَ رسولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا" فوضَعَ إِصبَعَهُ الدَّعَّاءَ على عَيْنَيْهِ، وإبهامَيْهِ على أُذُنَيْهِ. الراوي: أبو هريرة "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت فرمائی: "بے شک اللہ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے، تو آپ نے دعا میں اپنی انگلی اپنی آنکھوں پر اور اپنے انگوٹھے کانوں پر رکھے: راوی: ابوہریرہ۔ قالَ سَمِعْتُ أبا هُريرةَ رَضيَ اللهُ عنه يقولُ هذه الآيةَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا" الراوي: أبو يونس ابو یونس روایت کرتے ہیں: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت کہتے ہوئے سنا: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو واپس کرو، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ درحقیقت، اللہ مہربان ہے جو آپ کو نصیحت کرتا ہے۔[13]

مبحث سوم: سمع وبصر مفتی شفیع عثمانی کی رائے میں

انسان رب العالمین کا نائب ہے اللہ تعالیٰ نے نیابت کی ذمہ داری سے عہدہ برآہ ہونے کے لیے انسان کو بہت سی صفات عطا کی ہیں جن میں سر فہرست سماعت و بصارت ہے جن کا تعلق انسان کی حسی صفات سے ہے اس لیے مختلف مفسرین اور مختلف شعبہ ہائے زندگی نے ان کے مختلف مفاہیم بیان کیے ہیں ارشاد ربانی ہے:

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰي سَمْعِهِمْ وَعَلٰي اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ"[14]

ترجمہ: "اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے"

صاحب معارف القرآن اس آیت کا ربط سابقہ آیت سے منسلک کرتے ہیں اور ایک وسیع مفہوم پیش کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں ان کا فر دل کا ذکر فرمایا ہے جو اپنے کفر اور انکار کی ضد کی وجہ سے کسی حق بات کو سننے اور روشن دلیل کو سمجھنے کے لیے بھی تیار نہ ہوئے اللہ نے ان کے دلوں پر میں لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے سنن اللہ یہی ہے کہ ان کو ایک سزا اس جہاں میں نقد یہ دی جائے کہ ان کے دلوں پر میں لگادی جائے اور کانوں، آنکھوں کو حق و صدق کے قبول کرنے سے بند کر دیا جاتا ہے انبیاء کرام شفقت کی بنا پر لوگوں کو ڈراتے رہے تو رب العالمین فرماتے ہیں کہ کفار جو کفر اور تکبر کی وجہ سے جمے ہوئے ہیں اپنی بات پر وہ آپ کی بات نہیں مانیں گے وجہ یہ بتائی گئی کہ ان کے کفر کے سبب کانوں اور دلوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے کانوں اور دلوں پر مہر اس لئے ہے کہ وہ ہر طرف سے بات سن اور سمجھ سکتے

[13] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Shām: Dār al-Taqwā al-Najāḥ, 2001), 1 2992.

[14] . Al-Baqarah: 2:7

ہیں آنکھوں کا ادراک صرف ایک سمت یعنی سامنے کی طرف سے ہوتا ہے جب سامنے پردہ پڑا ہو تو آنکھوں کا ادراک ختم ہو جاتا ہے۔ مولانا شفیع عثمانیؒ اسے سبب واسباب کے ساتھ جوڑتے ہیں کہ کفر کے سبب انکی آنکھیں حق دیکھنے اور کان حق سننے سے قاصر ہیں۔

"مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ "[15]

ترجمہ: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی۔ جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔

"صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ "[16]

ترجمہ: (یہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ "[17]

ترجمہ: یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے (برس رہا ہو اور) اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہو اور (بادل) گرج (رہا) ہو اور بجلی (کوند رہی) ہو تو یہ کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اللہ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 17، 18 تینوں مذکورہ آیات میں انسان کی حسی صفات وسم اور بصارت کا ذکر ہوا ہے۔ ان آیات کا ربط مذکورہ تینوں آیات سابقہ آیات سے بھی ہوتا ہے۔

مولانا محمد شفیع عثمانی صاحب ان آیات کا ربط سابقہ آیات سے بیان کرتے ہیں جن میں منافقین کا ذکر کیا گیا ہے ان آیات کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ ان منافقین کی حالت اس شخص کی حالت کے مشابہ ہے جس نے کہیں آگ جلائی ہو اور آگ نے اس کے ارد گرد کو روشن کر دیا ہو اور رب العالمین نے ان کی روشنی کو سلب کر لیا ہو اور ان کو اندھیروں میں ایسے چھوڑ دیا ہو جیسے وہ کچھ نہ دیکھتے ہوں وہ کہتے ہیں ان آیات سے مراد یہ ہے کہ سے جس طرح یہ شخص اور اس کے ساتھی روشنی کے بعد اندھیرے میں رہ گئے اسی طرح منافقین حق واضح ہو کر سامنے آجانے بعد گمراہی کے اندھیرے میں جا پھنسے اور جس طرح آگ جلانے والوں کے آنکھ کان اور زبان بیکار ہو گئے ہیں اسی طرح گمراہی کے اندھیرے میں پھنس کر اُن کی حالت یہ ہے کہ یہ اندھے بہرے اور گونگے ہیں اور اب یہ رجوع نہیں کریں گے کہ ان کے حواس حق دیکھنے اور سننے کے قابل نہیں رہے یہ مثال ان منافقین کی ہے جن کے دل کبھی اسلام کی طرف مائل نہیں ہوئے اگلی آیت میں ان منافقین کی مثال دی گئی ہے جو فی الوقع تردد میں ہیں کبھی اسلام کی حقانیت دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں اور جب اغراض نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو یہ میلان بدل جاتا تھا یا ان کی مثال ایسے ہے جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہو اور اس میں اندھیرا بھی ہو کڑک بھی ہو جو لوگ اس بارش میں چل رہے ہوتے تھے کڑک کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے کافروں کو برق کی حالت ایسے معلوم ہوتی ہے جسے اللہ نے ان کی بینائی لے لی ہو ذرا سی بجلی چمکنے سے روشنی ہوتی ہے تو وہ اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب تاریکی ہو تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔[18]

15 . Al-Baqarah: 2:17
16 . Al-Baqarah:2:18
17 . Al-Baqarah: 2:19
18 . Usmani, Mufti Muhammad Shafi. *Ma'arif-ul-Quran.* (Karachi: Maktaba Dar-ul-Islam, 2021), 1: 112.

"وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ"[19]

ترجمہ: "اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑو اور جو تمہیں حکم ہوتا ہے (اس کو) سنو تو وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں۔ اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے"

قرآن پاک میں "سمع وبصر" اکثر ساتھ استعمال ہوا ہے اگرچہ اس آیت میں "سمع" کا ذکر ہے لیکن "عصینا" کا رد عمل "بصیرت" کے فقدان کی طرف اشارہ کرتا ہے بصیرت کا تعلق حقیقت کو جاننے سے ہے بنی اسرائیل نے حسی طور پر تو سنا لیکن عقلی اور روحانی بصیرت کے بغیر اسے رد کر دیا آیت کے مطابق مختلف مفسرین اپنے تفسیری اسلوب کے لحاظ سے تفسیر کی ہے۔

مولانا محمد شفیع عثمانی صاحب نے اس آیت کی تفسیر اپنے انداز میں کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں جو اسباب اور مسببات مذکور ہیں اُن کی ترتیب کا حاصل یہ ہے کہ دریائے شور سے پار ہو کر ان سے ایک کلمہ کفر صدر ہوا، ہرچند موسیٰ علیہ السلام کی ڈانٹ ڈپٹ سے توبہ کر لی لیکن توبہ کے مراتب بھی مختلف ہوتے ہیں اعلیٰ درجہ کی توبہ نہ ہونے کے سبب اس کی ظلمت قلب میں کچھ باقی رہ گئی تھی وہ ترقی پاکر گوسالہ پرستی کا سبب بن گئی پھر اس کی توبہ میں بعضوں کو قتل ہونا پڑا اور بعض کو غالبا بلا قتل معافی ہو گئی ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے ذکر بھی کیا ہے اُن کی توبہ بھی کچھ ضعیف ہوئی ہو گی اور جو گوسالہ پرستی سے محفوظ رہے تھے ان کو بھی گوسالہ پرستوں سے جس قدر نفرت واجب تھی اس میں کوتاہی ہونے سے ایک گونہ اثر اس معصیت مشرکیہ کا ان کے قلب میں باقی تھا۔ بہرحال ضعف توبہ یا کفر سے نفرت نہ ہونے کے آثار باقی رہنے نے دلوں میں دین سے سستی پیدا کر دی جس سے اخذ میثاق میں کوہ طور کو ان پر معلق کرنے کی نوبت آئی۔[20]

"مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا"[21]

"اور یہ جو یہودی ہیں ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سنیئے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ سے (تم سے گفتگو) کے وقت راعنا کہتے ہیں۔

اور اگر (یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اسمع اور (راعنا کی جگہ) انظرنا (کہتے) تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی بہت درست ہوتی لیکن خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے تو یہ کچھ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں"

سورہ النساء کی آیت نمبر 46 میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی مذمت کرتے ہوئے ان کی بعض بری عادات کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک "تحریفِ کلام" بات کو توڑ موڑ کر بیان کرنا اور "سمع" سننا کے ساتھ منافقانہ رویہ ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسانی سماعت صرف آواز تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق "فہم، قبولیت اور عمل" سے ہے بنی اسرائیل نے سن کر بھی انکار کیا جس کی وجہ سے وہ اللہ کے عہد سے منحرف ہو گئے اللہ تعالیٰ نے بنی

[19] Al-Baqarah: 2: 93
[20] . Muhammad Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, 1: 115.
[21] . An-Nisa:3:46

اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ سن کر عمل کریں لیکن انہوں نے صرف کانوں سے سنا اور دل سے قبول نہ کیا سماعت صرف آواز کو محسوس کرنا نہیں، بلکہ اسے سمجھنا، قبول کرنا اور عمل کرنا بھی شامل ہے اس آیت کے بارے مفسرین نے مختلف آراء اپنے اپنے تفسیری اسلوب کے مطابق بیان کی ہیں۔
رب العالمین اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی تسلی کے لئے فرما رہے ہیں کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو تورات کا علم ہے اس کے باوجود گمراہ ہو چکے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی گمراہ کر دیں اس کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں اگر آپ کو انکی خبر نہیں ہے تو فکر مت کریں رب العالمین سب خبر رکھتے ہیں اور اللہ تعالی آپ ﷺ کے لیے کافی ہے یہ لوگ ان ہی یہود میں سے ہیں جو تورات لفظاً اور معناً دوسری طرف پھیر رہے ہیں مفتی شفیع عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جب یہ یہود لفظ کو موڑتے ہیں تو سادہ ذہن پھنس جاتا ہے یہ کلمات جو آپ سے کہتے ہیں اسکے دو معنی ہیں اچھا اور برا مگر یہ اس کا برا مطلب لیتے ہیں جن سے مسلمانوں کا دھوکا کھانا بعید نہ تھا اور وہ بھی نبی ﷺ کے پاس وہی الفاظ دہراتے چنانچہ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 104 میں مسلمانوں کو لفظ "راعنا"[22] سے منع فرمایا گیا مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ "اسمع غیر مسمع" اس کا لفظی ترجمہ ہے کہ تم ہماری بات سنو اور خدا کرے تمہیں کوئی بات سنائی نہ دے اس کا اچھا مطلب یہ ہے کہ آپ کو کوئی رنج دہ بات سنائی نہ دے برا مطلب یہ ہے کہ تمھیں کوئی موافق اور مسرت بخش بات سنائی نہ دے غرض ان الفاظ سے یہود کی غرض نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ پر طنز اور استہزاء اڑانا ہے پس ان کفریات کے سبب رب العالمین نے انہیں دور پھینک دیا اب وہ ایمان نہیں لائیں گے سوائے کچھ لوگوں کے جو رحمت خاصہ سے مستثنی ہیں۔[23]

"ذٰلِكَ اَدْنٰۤي اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰي وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ "[24]

ترجمہ: "اس طریق سے بہت قریب ہے کہ یہ لوگ صحیح صحیح شہادت دیں یا اس بات سے خوف کریں کہ (ہماری) قسمیں ان کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں گی اور خدا سے ڈرو اور اس کے حکموں کو (گوشِ ہوش سے) سنو اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"

سورہ المائدہ کی آیت 108 میں "سمع" کا ذکر ایک گہرے اخلاقی اور شرعی پیغام کے ساتھ کیا گیا ہے یہ نہ صرف انسانی سماعت کی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتا ہے بلکہ اس کے صحیح استعمال کی تلقین بھی کرتا ہے خاص طور پر گواہی اور انصاف کے معاملات میں اللہ چاہتا ہے کہ انسان اپنی سماعت کو حق بات سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے استعمال کرے عربی میں "سمع" کا مطلب ہے "سننا" لیکن قرآن میں یہ صرف کانوں سے آواز لینے تک محدود نہیں، بلکہ اس میں توجہ، فہم اور تعمیل کا پہلو بھی شامل ہے سورہ المائدہ کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانی حسی صفت "سمع" سننے کی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے یہ آیت وصیت کے وقت گواہی کی شرعی حیثیت اور انصاف کے تقاضوں کو بیان کرتی ہے اس آیت کے بارے مختلف مفسرین نے اپنے اپنے تفسیری اسلوب کے مطابق اس کی وضاحت کی ہے۔
مفتی شفیع عثمانی اس آیت کا شان نزول ایک تاجر اور اس کے دو ساتھیوں سے جوڑتے ہیں جس کا وسیع مفہوم وہ پیش کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مفتی صاحب لکھتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانی حسی صفت "سمع" سننے کی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے یہ آیت وصیت کے وقت گواہی کی شرعی حیثیت اور انصاف کے تقاضوں کو بیان کرتی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور معاملات و حقوق میں جھوٹ مت

[22] . Al-Ma'idah: 5:108
[23] . Muhammad Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, 1: 118.
[24] . Al-Baqarah: 2:104

بولو اور ان کے احکام کو سند یعنی مانو اور اگر خلاف کروگے تو فاسق ہو جاؤ گے اللہ فاسق لوگوں کو قیامت کے روز فرمانبر داروں کے درجات کی طرف رہنمائی نہ کریں گے بلکہ نجات پانے کے وقت بھی ان سے کم رہیں گے تو ایسا خسارہ کیوں گوارہ کرتے ہو۔[25]

"وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُ اِلَيۡكَ‌ۚ وَجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا‌ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡكَ يُجَادِلُوۡنَكَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ "[26]

ترجمہ: "اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری (باتوں کی) طرف کان رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر تو پردے ڈال دیئے ہیں کہ ان کو سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے (کہ سن نہ سکیں) اور اگر یہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں۔ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس تم سے بحث کرنے کو آتے ہیں تو جو کافر ہیں کہتے ہیں یہ (قرآن) اور کچھ بھی نہیں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں"

سورہ الانعام کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ نے انسانی حسی صفت "سمع" سننے کا ذکر کرتے ہوئے کفار کے رویے کو بیان کیا ہے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ کفار حق کو سننے کے باوجود اسے قبول نہیں کرتے، بلکہ اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں کفار کے پاس سماعت کی صلاحیت موجود ہے، وہ الفاظ سنتے ہیں، لیکن ان کے دل حق کو قبول کرنے سے انکاری ہوتے ہیں یہ ایک نفسیاتی اور قلبی بندش ہے۔

مفتی شفیع عثمانی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کفار سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ سماعت سے فائدہ نہیں اٹھاتے ان کے کانوں میں گرانی بہرہ پن پیدا ہو جاتی ہے، یعنی وہ سن کر بھی حق کو قبول نہیں کرتے یہ ان کے کفر کے انتخاب کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے راستے بند کر دیے شفیع عثمانی کے مطابق یہ ایک تدریجی عذاب ہے جس میں انسان اپنے کفر پر اڑا رہتا ہے اور اس کی سماعت بے اثر ہو جاتی ہے اور یہ سنت اللہ ہے چونکہ یہ سننا طلب حق کیلئے نہیں محض تماشے یا تمسخر کی نیت سے ہوتا ہے اس لئے اس سے ان کو کچھ نفع نہیں ہوتا چنانچہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں اس سے کہ وہ اس کہ وہ اس قرآن کے مقصد کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ بھر دیا ہے کہ وہ اس کو ہدایت کے لئے نہیں سنتے یہ تو ان کے دلوں اور کانوں کی حالت تھی اب ان کی بصارت اور نگاہ کو دیکھیں اگر وہ لوگ آپ کی صدق نبوت کے تمام دلائل کو بھی دیکھ لیں ان پر بھی ایمان نہ لائیں ان کے عناد کی نوبت یہاں تک پہونچی ہے کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں اس طور پر کہ یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پچھلے لوگوں سے منقول چلی آ رہی ہیں یعنی مذہب والے پہلے سے ایسی باتیں کرتے چلے آئے ہیں کہ معبود ایک ہی ہے اور یہ کہ انسان خدا کا پیغمبر ہو سکتا ہے قیامت میں پھر زندہ ہونا ہے جس کا حاصل عناد اور تکذیب ہے آگے اس سے جدال کر کے دوسروں کو بھی ہدایت سے روکنے کا کام شروع کیا اور پھر یہ لوگ اس قرآن سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے نفرت ظاہر کرنے کے لئے دور دور رہتے ہیں اور ان حرکتوں سے یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور حماقت کی وجہ سے کچھ خبر نہیں رکھتے کہ ہم کس کا نقصان کر رہے ہیں ہمارے اس فعل سے رسول ﷺ اور قرآن کا تو اس سے کچھ بگڑتا نہیں۔[27]

---

[25]. Muhammad Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, 1: 120.
[26] . Al-An'am:5: 25
[27] . Muhammad Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, 1: 121.

مبحث چہارم: حسی صفات کی خصوصیات نفسیاتی تناظر

حسی صفات انسان کی مختلف محرکات بو کا احساس انسانی جذبات اور یادداشت سے قریبی تعلق رکھتی ہیں ان کا براہ راست دماغ کے لمبیک سسٹم سے جڑا ہوتا ہے، جو جذبات، خوف، اور یادداشت کا مرکز ہے اسی لیے خوشبوئیں نہ صرف مزاج بدلنے کی طاقت رکھتی ہیں بلکہ انسان کو پُرسکون یا بے چین بھی کر سکتی ہیں۔

1۔ذہنی ترقی میں کردار: حسی تجربات دماغی نشوونما اور سیکھنے کے عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت میں حسی مشاہدات (مثلاً رنگ، شکل، آواز) بہت اہم ہوتے ہیں بصارت کا انسانی ذہن پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ بصری تاثرات انسان کے شعور، توجہ، یادداشت اور جذبات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رنگوں، اشکال، حرکات اور چہروں کو دیکھنے کی صلاحیت سماجی فہم اور رویوں کو تشکیل دیتی ہے۔ نفسیات میں بصری ادراک کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بصری محرکات سیکھنے، فیصلے کرنے اور خطرات سے بچنے میں مدد دیتے ہیں۔

2۔یادداشت سے تعلق: حسی تجربات اکثر کسی یاد کو محفوظ کرنے یا اسے واپس لانے میں مددگار ہوتے ہیں، جیسے کسی خوشبو سے ماضی کی یاد تازہ ہو جانا لامسہ نہ صرف جسمانی رابطے کا ذریعہ ہے بلکہ جذباتی تاثر اور انسانی ربط کا اہم عنصر بھی ہے۔ مثبت جسمانی لمس (جیسے والدین کا پیار یا دوستوں کی گلے ملنا) دماغ میں آکسیٹوسن ے اخراج کا باعث بنتا ہے، جو اعتماد، اطمینان اور خوشی کا جذبہ پیدا کرتا ہے نفسیات میں اسے چھونے کا احساس کہا جاتا ہے، جو بچوں کی پرورش، مریضوں کی دیکھ بھال اور رشتوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3۔جذباتی ردعمل: حسی صفات جذباتی کیفیت کو متاثر کرتی ہیں۔ مثلاً، ایک خوشبو انسان کو خوش کر سکتی ہے، یا ایک شور والی آواز غصہ دلا سکتی ہے سماعت صرف آواز سننے کا عمل نہیں بلکہ ایک پیچیدہ نفسیاتی عمل ہے جو زبان، جذبات، اور معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہے۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق بچوں کی زبان سیکھنے کی صلاحیت سماعت پر منحصر ہے۔ آوازوں کی شناخت، سُر، نغمہ اور لہجے سے ہم جذبات کو پہچانتے ہیں۔ سننے کی صلاحیت انسان کو ہمدردی، انصات، اور سماجی انضمام کا اہل بناتی ہے۔

4۔شخصیت کا حصہ: ہر انسان کے حسی ردِعمل مختلف ہو سکتے ہیں، جو اس کی شخصیت اور مزاج کا پتہ دیتے ہیں نفسیاتی لحاظ سے حسی صفات صرف خارجی محرکات کو قبول کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی شخصیت، طرزِ احساس، سیکھنے کے عمل، تعلقات، ذہنی صحت اور رویوں کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں۔

5۔عادتوں اور دلچسپیوں پر اثر: حسی تجربات انسان کی عادات، پسند ناپسند اور دلچسپیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی فرد موسیقی سننے سے لطف اندوز ہوتا ہے جبکہ دوسرا شور سے چڑتا ہے۔

6۔سماجی اور تعلیمی رویے: حسی ادراک بچوں کے سماجی رویے ور سیکھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ خاص طور پر آٹزم یا دیگر اعصابی امراض میں حسی صفات کا عمل دخل زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔

7۔علاج میں استعمال: نفسیاتی علاج میں حسی صفات کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے حسی انضمام تھیراپی جو بچوں کی سیکھنے اور رویے کی مشکلات کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

8۔نفسیاتی مجموعی جائزہ: نفسیاتی لحاظ سے حسی صفات صرف خارجی محرکات کو قبول کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی شخصیت، طرزِ احساس، سیکھنے کے عمل، تعلقات، ذہنی صحت اور رویوں کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں خاص طور پر حسی تھیراپی جیسے جدید طریقے ان صفات کی مدد سے ذہنی بیماریوں، آٹزم، اور سیکھنے کی مشکلات میں مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

9۔ ہرمن وان ہلم ہولٹز: ہرمن نے حسیات خصوصاً بصارت اور سماعت پر کام کیا اور حواس کو حیاتیاتی عمل کے طور پر سمجھنے کی کوشش کی انہوں نے حسیات اور اعصاب کے درمیان تعلق پر تحقیقات کیں اور حسیات کے میکانزم کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ "Handbook of Physiological Optics" اس کتاب میں ہلم ہولٹز نے بصارت اور حسیات کے دیگر پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔[28]

10۔ ایوان پاولوف: پاولوف نے مشروط اضطراری ردعمل پر کام کیا، جس میں انہوں نے جانوروں میں مخصوص محرکات اور حسیات کے ردعمل پر تجربات کیے۔ ان کے تجربات نے بتایا کہ کیسے مخصوص حسیات کے ذریعے مشروط ردعمل پیدا ہوتا ہے۔ کتاب "Conditioned Reflexes" اس کتاب میں پاولوف نے اپنی تحقیقات کو بیان کیا ہے، خاص طور پر حسی تجربات اور مشروط ردعمل کی وضاحت کی ہے۔[29]

11۔ جے جے گبسن: گبسن نے حسیات، خاص طور پر بصارت کو "اکثر ماحول کے ساتھ تعامل" کے تناظر میں دیکھا۔ ان کا نظریہ "ایکوفورڈنس" کہلاتا ہے، جو یہ بیان کرتا ہے کہ ہم حسیات کو مادی حقیقت سے متاثر ہو کر محسوس کرتے ہیں۔ "The Senses Considered as Perceptual Systems" اس کتاب میں گبسن نے حسیات کے نظام اور ان کے ادراک پر سائنسی نقطہ نظر سے بحث کی۔[30]

یہ سائنسدان حسیات کے مختلف پہلوؤں پر اپنے مخصوص نظریات اور تحقیقی کتابوں کے ذریعے گہری روشنی ڈالتے ہیں، جنہوں نے بعد میں اس میدان میں مزید تحقیقات اور دریافتوں کا راستہ ہموار کیا ہے۔

ماہرینِ نفسیات کے نزدیک حواس خمسہ (پانچ حسیات) انسان کی ذہنی زندگی اور جذباتی تجربات کا بنیادی حصہ ہیں یہ نہ صرف بیرونی دنیا کا ادراک فراہم کرتے ہیں بلکہ انسان کے رویوں، جذبات، اور یادداشت پر بھی گہرا اثر ڈالتے ہیں حواس کے ذریعے انسانی ذہن ماحول سے متعلق معلومات کو جمع کرتا ہے، اور ماہرینِ نفسیات ان تجربات کے اثرات کو سمجھنے کے لیے مختلف زاویوں سے مطالعہ کرتے ہیں ذیل میں حسیات کے بارے میں کچھ معروف ماہرینِ نفسیات کے نظریات پیش کیے گئے ہیں:

12۔ سگمنڈ فرائڈ: فرائڈ کے مطابق، حسی تجربات ابتدائی طور پر لاشعور میں محفوظ ہوتے ہیں اور شخصیت کی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں انہوں نے محسوس کیا کہ جسمانی اور حسی تجربات بچپن میں انسانی نفسیات پر گہرے نقوش چھوڑتے ہیں، جو بعد میں انسان کی نفسیاتی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ "The Interpretation of Dreams" اس کتاب میں فرائڈ نے حسیات، لاشعور، اور خوابوں کے درمیان تعلق پر گفتگو کی۔[31] تصور: لاشعوری طور پر حسی تجربات ہمارے خوابوں اور احساسات کی تشکیل کرتے ہیں۔

13۔ جان واٹسن (John Watson): واٹسن نے رویہ جاتی نفسیات (Behaviorism) کے اصولوں کے تحت حسیات پر تحقیق کی ان کے مطابق، حواس تجربات کے ذریعے مشروط ردعمل کو تشکیل دیتے ہیں ان کا ماننا تھا کہ حسیات اور بیرونی محرکات ہمیں سیکھنے اور مخصوص ردعمل پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ تصور: ان کے تجربات میں خاص طور پر کلاسیکل کنڈیشننگ کو استعمال کر کے یہ دکھایا گیا کہ کیسے حسیات مختلف رویے پیدا کر سکتی ہیں۔ "Behaviorism" اس کتاب میں واٹسن نے حسی محرکات، ردعمل، اور سیکھنے کے عمل کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔[32]

14۔ بی ایف اسکنر: اسکنر نے حسیات کو آپریٹ کنڈیشننگ کے ذریعے سمجھا، جس میں انہوں نے حسی تجربات کو انعام یا سزا کے ذریعے ردعمل کی تشکیل میں اہم سمجھا ان کے مطابق، حسی محرکات اور رویے میں تعلق ہوتا ہے، اور یہ انسانی سیکھنے کے عمل کو تشکیل دیتے ہیں۔ تصور: ان کے

---

[28] Helmholtz, Hermann von. *Handbook of Physiological Optics.* (Leipzig: Leopold Voss, 1867), 2: 145.

[29]. Pavlov, Ivan P. *Conditioned Reflexes.* (London: Oxford University Press, 1928), 45.

[30]. Gibson, James J. *The Senses Considered as Perceptual Systems.* (Boston: Houghton Mifflin, 1966), 78.

[31]. Freud, Sigmund. *The Interpretation of Dreams.* (Leipzig and Vienna: Franz Deuticke, 1900), 112.

[32]. Watson, John B. *Behaviorism.* (New York: W.W. Norton & Company, 1970), 56.

تجربات میں مختلف حسی محرکات کو انعامات اور سزاؤں کے ذریعے کنٹرول کیا گیا تا کہ مخصوص ردعمل پیدا ہو۔ "The Behavior of Organisms" اس کتاب میں اسکنر نے حسی تجربات کے ذریعے سیکھنے کے عمل اور رویے کی تشکیل کے اصول پیش کیے۔

15۔ولیم جیمز: جیمز نے حسی تجربات کو شعور کا لازمی حصہ قرار دیا اور کہا کہ حواس ہمیں ایک مربوط تجربہ فراہم کرتے ہیں۔ ان کا ماننا تھا کہ حسیات کی مدد سے ہم اپنی داخلی اور خارجی دنیا کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہیں، جو ہمارے جذبات اور شناخت کو متاثر کرتی ہے۔ تصور: جیمز نے "سٹریم آف کانشیسنس" کا تصور دیا، جس میں حسی تجربات کو انسانی شعور کا مسلسل حصہ سمجھا گیا۔ "The Principles of Psychology" اس کتاب میں جیمز نے حسیات اور شعور کے درمیان تعلق کو تفصیل سے بیان کیا[33]

16۔جے جے گبسن: گبسن نے حسیات کو "ماحول کے ساتھ تعامل" کے تناظر میں دیکھا اور کہا کہ ہم اپنے حواس کے ذریعے ارد گرد کی حقیقت کو براہِ راست محسوس کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، حسیات ہمیں ماحول سے موافق بنانے کا ذریعہ ہیں، جو ہمارے رویے کو تشکیل دیتی ہیں۔ تصور: انہوں نے "ایفورڈنس" کا نظریہ دیا، جس کے تحت ہم اشیاء کو ان کے ممکنہ استعمال کے تناظر میں محسوس کرتے ہیں۔ "The Senses Considered as Perceptual Systems" اس کتاب میں گبسن نے حسی نظام اور ماحول سے تعامل کے حوالے سے اپنے نظریات پیش کیے۔

17۔ژاں پیاجے: پیاجے نے حسی تجربات کو بچوں کی ذہنی ترقی کے لیے لازمی سمجھا۔ ان کے مطابق، بچے ابتدائی عمر میں اپنے حواس کے ذریعے دنیا کو دریافت کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر اپنے ذہن میں علم کو منظم کرتے ہیں۔ تصور: پیاجے کے نظریہ ارتقائی مراحل میں حسی تجربات کا کردار اہم ہے، خاص طور پر "حسیاتی-حرکی مرحلے" میں۔ کتاب "The Origins of Intelligence in Children" اس کتاب میں پیاجے نے بچوں کے حسیاتی حرکی مرحلے کے حوالے سے اپنے نظریات کو بیان کیا[34]

ماہرینِ نفسیات کے ان نظریات کے مطابق، حسیات ہمارے جذباتی، ذہنی، اور سماجی تجربات کی بنیاد بنتی ہیں اور انسان کو اپنے ماحول اور خود کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ یہ تحقیق اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ حسی تجربات کا براہ راست اثر انسانی رویے، یادداشت، اور سیکھنے کے عمل پر ہوتا ہے۔ کئی ماہرین نفسیات نے حواس خمسہ (پانچ حسیات) پر تحقیق کی اور انسانی ادراک، رویے، اور شعور میں ان کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے بیان کیا ہے۔ فرائڈ نے حسی تجربات اور لاشعور کے درمیان تعلق پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی عمر میں ملنے والے حسی تجربات انسان کی نفسیات میں گہرے نقوش چھوڑتے ہیں اور یہ تجربات بعد میں لاشعوری طور پر شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حسیات، خاص طور پر لمس، بچپن میں بچے کی شخصیت اور جذبات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

خلاصہ بحث

مولانا شفیع عثمانیؒ کے مطابق قرآن میں "سمع" اور "بصر" کا مقصد صرف سننا اور دیکھنا نہیں بلکہ حق کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا ہے۔ اگر یہ صفات اپنے اصل مقصد کے لیے استعمال نہ ہوں تو وہ بے اثر ہو جاتی ہیں اور انسان ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ منافقین کی بصارت اور ایمان وقتی ہے، وہ سن کر بھی دل سے انکار کرتے ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل نے "**سمعنا وعصينا**" کہا۔ یہود نے سماعت کی نعمت کو ضلالت کا ذریعہ بنایا، جب کہ قرآن کا مطالبہ یہ ہے کہ "سمع" توجہ، فہم اور اطاعت کے ساتھ ہو۔ سورہ المائدہ میں گواہی اور عدل کے ضمن میں "**واسمعوا**" کا حکم سماعت کے صحیح استعمال کی تاکید ہے۔ کفار کے دلوں اور کانوں پر پردے ڈال دیے گئے ہیں کیونکہ وہ سن کر بھی ہدایت قبول نہیں کرتے، یہ ان

---

[33] . B.F. Skinner, *The Behavior of Organisms* (New York: Appleton-Century, 1938), 75.

[34] Jean Piaget, *The Origins of Intelligence in Children* (Miami: International Universities Press, 1952), 34.

کے کفر کا نتیجہ ہے۔ جدید نفسیات بھی بتاتی ہے کہ حسیات انسان کی شخصیت، رویے اور شعور کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر میں حواس نہ صرف مادی دنیا کے ادراک کا ذریعہ ہیں بلکہ معرفتِ الٰہی اور روحانی ترقی کی بھی بنیاد ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Shām: Dār al-Taqwā al-Najāḥ, 2001.
* Bukhari, Akbar Shah. *Akbareen Wafaq-ul-Madaris*. Lahore: Maktaba Rehmaniya, 2010.
* Bukhari, Akbar Shah. *Famous Caliphs and Disciples of Mufti Muhammad Shafi*. Karachi: Maktaba Darul Uloom, 2019.
* Freud, Sigmund. *The Interpretation of Dreams*. Leipzig and Vienna: Franz Deuticke, 1900.
* Gibson, James J. *The Senses Considered as Perceptual Systems*. Boston: Houghton Mifflin, 1966.
* Helmholtz, Hermann von. *Handbook of Physiological Optics*. Leipzig: Leopold Voss, 1867.
* Pavlov, Ivan P. *Conditioned Reflexes*. London: Oxford University Press, 1928.
* Piaget, Jean. *The Origins of Intelligence in Children*. Miami: International Universities Press, 1952.
* Skinner, B.F. *The Behavior of Organisms*. New York: Appleton-Century, 1938.
* Usmani, Mufti Muhammad Shafi. *Letters and Articles of the Grand Mufti*. Karachi: Maktaba Ma'rif-ul-Quran, 2018.
* Usmani, Mufti Muhammad Shafi. *Ma'arif-ul-Quran*. Karachi: Maktaba Dar-ul-Islam, 2021.
* Usmani, Rafi. *Life of the Grand Mufti*. Karachi: Idara-e-Islamiat, 2005.
* Watson, John B. *Behaviorism*. New York: W.W. Norton & Company, 1970.